مرزا اسداللہ خاں غالبؔ

(1797ء – 1869ء)

مرزا غالبؔ آگرے میں پیدا ہوئے۔ باپ اور چچا کی موت کی وجہ سے غالبؔ بچپن ہی میں تنہا رہ گئے اور ان کی دادی نے ان کی پرورش کی۔ تیرہ سال کی عمر میں ان کی شادی ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد غالبؔ دلّی آگئے اور عمر بھر یہیں رہے۔ غالبؔ کی زندگی کے آخری دن لمبی بیماری کی وجہ سے تکلیف میں گزرے لیکن ان کے مزاج کی شوخی اور ذہن کی تازگی تاعمر برقرار رہی۔

غالبؔ اُردو کے چند سب سے بڑے شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ ابتدا میں اسدؔ تخلص کرتے تھے، بعد میں غالبؔ اختیار کیا۔ انھوں نے اردو فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہے ہیں۔ انھیں عام راستے سے الگ نئی راہ بنا کر چلنے کا شوق تھا، یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام اپنے عہد کے شاعروں بلکہ کم و بیش اردو کے تمام شاعروں کے کلام سے منفرد ہے۔ غالبؔ کے کلام کو عموماً مشکل سمجھا جاتا ہے پھر بھی ان کے اشعار کی ایک بڑی تعداد آج بھی لوگوں کی زبان پر ہے۔ ان کا بہت سا کلام سادہ اور بظاہر آسان بھی ہے۔ غالبؔ کے اُردو اشعار کا مجموعہ 'دیوانِ غالبؔ' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ ان کے اُردو خطوط کے دو مجموعے 'عودِ ہندی' اور 'اُردوئے معلّٰی' معروف ہیں۔ ان کے خطوط میں اردو نثر کی ادبی شان، اپنے زمانے کے حالات، ادبی مباحث پر گفتگو غرض بہت کچھ ملتا ہے جس کے باعث غالبؔ ہمارے سب سے بڑے شاعروں کے ساتھ سب سے بڑے نثر نگاروں میں بھی شمار ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

غزل

دردِ منّت کشِ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھّا ہوا، بُرا نہ ہوا
جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
اک تماشا ہوا، گِلا نہ ہوا
کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا
ہے خبر گرم ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا
کیا وہ نمرود کی خدائی تھی؟
بندگی میں مِرا بھلا نہ ہوا
جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالبؔ غزل سرا نہ ہوا

مرزا غالبؔ

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی

منت کش	:	احسان اُٹھانے والا
رقیب	:	حریف، عاشق کا مقابل اور مخالف
گِلا	:	شکایت
مزا	:	مزہ
خبر گرم	:	کسی خبر کا بہت مشہور ہونا
خنجر آزما	:	خنجر چلانے والا
نمرود	:	ملک عراق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے ایک بادشاہ کا نام جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔
بندگی	:	فرماں برداری، اطاعت
غزل سرا ہونا	:	غزل گانا یعنی غزل کو محفل میں پیش کرنا

غور کرنے کی بات

- اس غزل میں سادگی بیان اور عام گفتگو کا انداز ہے اور کہیں کہیں خود کلامی کا انداز بھی ہے۔ خود کلامی سے مراد اپنے آپ سے بات کرنا ہے۔ مثلاً غزل کے مطلع اور شعر 5، 6 اور 7 میں خود کلامی کا انداز ہے۔
- غالبؔ غزل کے ممتاز شاعر ہیں، کم سے کم لفظوں میں بات کو کہنا، سادگی کے ساتھ ساتھ معنی کی گہرائی ان کی شاعری کی اہم خصوصیات ہیں۔

© NCERT not to be republished

- 'حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا' اس مصرعے میں لفظ حق دو جگہ آیا ہے۔ اس لفظ کے دونوں جگہ الگ الگ معنی ہیں۔ ایک حق ہونا (سچ) اور دوسرا حق ادا ہونا (فرض)
- مطلع کو غور سے پڑھیے۔ دوسرے مصرعے میں لفظ 'اچھّا' یوں تو 'بُرا' کی ضد ہے لیکن یہاں یہ لفظ صحت یاب ہونے کے معنی میں آیا ہے۔ اس اعتبار سے 'اچھّا'، 'برا' اور 'ہوا'، 'نہ ہوا' الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ شعر کی یہ خوبی صنعتِ تضاد کہلاتی ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. 'میں نہ اچھّا ہوا، برا نہ ہوا' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2. شاعر نے رقیبوں کو جمع کرنے پر کیوں اعتراض کیا ہے؟
3. پانچویں شعر میں 'نمرود' کی خدائی سے کیا مراد ہے؟
4. 'جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی' اس مصرعے میں 'اُسی' کا اشارہ کس کی طرف ہے؟

عملی کام

- غزل کے اشعار بلند آواز میں پڑھیے اور اپنے دوست سے پسندیدہ غزل کے دو اشعار سنیے۔
- غزل کو خوشخط لکھیے اور زبانی یاد کیجیے۔
- اس غزل میں کیا کیا قافیے استعمال ہوئے ہیں، لکھیے۔

© NCERT not to be republished